طــــلاق

کــب اور کــیســے ؟

اسلام کا نقطۂ نظر

⌘■■⌘

شمس پیرزادہؒ

ادارہ دعوۃ القرآن

۵۹۔ محمد علی روڈ ممبئی ۴۰۰۰۰۳ ☆فون: ۲۳۴۶۵۰۰۵

ساتواں ایڈیشن: جنوری ۲۰۱۴ء تعداد: ۲۰۰۰

قیمت: -/6

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

طلاق کو اسلام نے سخت ناپسندیدہ قرار دیا ہے۔ اور اس معاملہ میں احتیاط برتنے کی تاکید کرتے ہوئے ان تدابیر کی نشاندہی کی ہے، جو زوجین کو ناچاقی کی صورت میں مصالحت پر آمادہ کرسکتی ہیں۔ ساتھ ہی طلاق کے ناگزیر ہونے کی صورت میں اس کے استعمال کا صحیح طریقہ بھی بتلا دیا ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی بات یہ ہے کہ اسلام نے ایک موقع پر صرف ایک طلاق دینے کی اجازت دی ہے۔ مگر مسلمان عوام کی بڑی تعداد اسلام کے ان احکام سے ناواقف ہے۔ اور اخلاقی ومعاشرتی بگاڑ کی وجہ سے کتنے ہی لوگ طلاق کا بے جا اور غلط استعمال کرتے ہیں۔ ایک کے بجائے بیک وقت تین طلاقیں دے دیتے ہیں اور بعد میں پچھتانے لگتے ہیں۔ اس صورتِ حال کے پیشِ نظر اس بات کی سخت ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ طلاق سے متعلق اسلام کے احکام سے لوگوں کو واقف کرایا جائے۔ اور انہیں بتلایا جائے کہ اس کے استعمال کا صحیح طریقہ کیا ہے۔ یہ پمفلٹ اصلاً اسی مقصد سے لکھا گیا ہے لیکن یہ اس پہلو سے بھی مفید ہوسکتا ہے کہ جو لوگ مسلمانوں میں رائج طلاق کے غلط طریقہ کو دیکھ کر اسلام کے معاشرتی قوانین پر اعتراض کر بیٹھے ہیں، ان پر واضح ہوجائے کہ اسلام نے طلاق کا کیا طریقہ تجویز کیا تھا اور لوگوں نے کیا طریقہ اختیار کر رکھا ہے۔

خدا کرے یہ پمفلٹ اصلاح کے کام میں ممد ثابت ہو۔

شمس پیرزادہؒ

بمبئی۔ ۱۲؍ربیع الاوّل ۱۴۰۶ھ

۲۶؍نومبر ۱۹۸۵ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نکاح ۔ایک پیمانِ وفا

نکاح وہ مضبوط رشتہ ہے جس میں مرد اور عورت شرعی قانون کے مطابق بندھ جاتے ہے۔اس رشتہ کے گہرے اثرات سماجی زندگی پر مرتب ہوتے ہیں۔اس لئے اسلام چاہتا ہے کہ یہ رشتہ زیادہ سے زیادہ مضبوط ہو۔چنانچہ قرآن کریم میں اسے پختہ عہد سے تعبیر کیا گیا ہے۔:

وَاَخَذْنَ مِنْکُمْ مِّیْثَاقًاغَلِیْظًا ’’اور وہ تم سے پختہ عہد لے چکی ہیں۔‘‘ (سورۂ نساء:۲۱)

اس تعلق کو اللہ تعالیٰ نے زوجین کے درمیان محبت والفت اور مودت ورحمت کا ذریعہ بنایا ہے تا کہ وہ سکون وراحت حاصل کرسکیں اور خوشگوار زندگی گزار سکیں۔

وَجَعَلَ بَیْنَکُمْ مَّوَدَّۃًوَّرَحْمَۃً۔

’’اور اس نے تمہارے درمیان مودت ورحمت پیدا کردی۔‘‘ (سورۂ روم۔۲۱)

ھُوَالَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَ ۃٍ وَّجَعَلَ مِنْھَا زَوْجَھَالِیَسْکُنَ اِلَیْھَا۔

’’وہی ہے جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا تا کہ وہ اس کے پاس سکون حاصل کرے۔‘‘(سورۂ اعراف:۱۸۹)

ھُنَّ لِبَاسٌ لَّکُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّھُنَّ ۔

’’وہ تمہارے لئے لباس ہیں اور تم ان کے لئے لباس ہو۔‘‘(سورۂ بقرہ۔۱۸۷)

یعنی میاں بیوی کے درمیان چولی دامن کا رشتہ ہے۔اور جس طرح لباس جسم کی پردہ پوشی کرتا ہے اور اس کے لئے باعث زینت ہے، اسی طرح زوجین ایک دوسرے کی پردہ پوشی کرتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کے لئے باعث زینت ہیں۔

شریک زندگی کے ساتھ حسن معاشرت

نکاح کی اس اہمیت اور اس کے اعلیٰ مقاصد کے پیش نظر ضروری ہے کہ اس رشتہ کو ہمیشہ قائم

رکھنے اور ازدواجی تعلقات کو نباہنے کی کوشش کی جائے ۔محض اس بنا پر کہ عورت خوبصورت نہیں ہے یا اس کے مزاج میں کوئی خرابی ہے، اتنے مضبوط رشتہ کو ختم کرنے کا فیصلہ کرنا صحیح نہیں۔

قرآن میں ہدایت کی گئی ہے کہ: **وَعَاشِرُوْھُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ فَاِنْ کَرِھْتُمُوْھُنَّ فَعَسٰی اَنْ تَکْرَھُوْا شَیْئًاوَّیَجْعَلَ اللّٰہُ فِیْہِ خَیْرًا کَثِیْرًا ۔**

’’ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو۔اگر تمہیں وہ ناپسند ہوں تو عجب نہیں کہ ایک چیز تمہیں پسند نہ ہو اور اللہ نے اس میں بہت کچھ بھلائی رکھ دی ہو‘‘۔(سورۂ نساء۔۱۹)

ممکن ہے بیوی خوبصورت نہ ہو لیکن خوب سیرت ہو اور ہوسکتا ہے کہ اس کے مزاج وغیرہ میں کوئی خرابی ہو، لیکن اس کے مقابلہ میں دوسری خوبیاں پائی جاتی ہوں، جو ازدواجی زندگی کے لئے اہمیت رکھتی ہوں۔مثلاً یہ کہ شوہر سے اسے انتہائی محبت ہو اور اس کی خدمت کرنے میں وہ کوئی کسر اٹھا نہ رکھتی ہو۔نبی ﷺ کا ارشاد ہے:

لَایَفْرَکُ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَۃً اِنْ کَرِہَ مِنْھَا خُلُقًا رَضِیَ مِنْھَا آخَرَ۔ (مسلم)

’’کوئی مؤمن کسی مومنہ سے نفرت نہ کرے۔اگر اس کی ایک خصلت ناپسندیدہ ہوگی تو دوسری خصلت پسندیدہ ہوگی۔‘‘

یہ حقیقت بھی پیش نظر رہے کہ عورتیں بالعموم جذباتی ہوتی ہیں۔اس لئے بہت جلد غلط فہمی کا شکار ہوجاتی ہیں جس کی وجہ سے گھریلو زندگی میں کچھ مسائل پیدا ہوجاتے ہیں۔مگر قوام کی حیثیت سے مرد کا کام یہ ہے کہ وہ مسائل کو الجھنے نہ دے۔

حدیث نبوی ہے: **اِسْتَوْصُوْابِالنِّسَاءِ فَاِنَّ الْمَرْأَۃَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ وَاِنَّ اَعْوَجَ شَیْءٍ فِی الضِّلَعِ اَعْلَاہُ فَاِنْ ذَھَبْتَ تُقِیْمُہُ کَسَرْتَہٗ وَاِنْ تَرَکْتَہٗ لَمْ یَزَلْ اَعْوَجَ، فَاسْتَوْصُوْابِالنِّسَآءِ۔** (بخاری)

’’عورتوں کے ساتھ اچھا سلوک کرو کیونکہ عورت کو پسلی سے پیدا کیا گیا ہے اور پسلی کا سب سے ٹیڑھا حصہ اوپر والا ہوتا ہے۔اگر تم اسے سیدھا کرنے جاؤ گے تو توڑ کر رکھ دو گے اور اگر اسے

اپنے حال پر چھوڑ دو گے تو ٹیڑھی ہی رہے گی۔ لہٰذا عورتوں کے ساتھ بہتر سلوک کرو"۔

اس مثال میں عورتوں میں فہم کی کمی اوران کے مزاج کی خرابی کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اورمرد کو حلم اور بردباری سے کام لینے کی ہدایت کی گئی ہے۔ حدیث کا منشاء عورتوں کو گرانا نہیں بلکہ ان کے مزاج کی رعایت کرنا ہے۔

طلاق سے پیدا ہونے والے مسائل

عام طور سے مرد بیوی کے ساتھ معمولی نوک جھونک پر طلاق دے دیتے ہیں۔ یہ ان کا محض جذباتی فیصلہ ہوتا ہے نہ کہ سوچا سمجھا فیصلہ۔ جبکہ طلاق اس مضبوط رشتہ کو کاٹ دینے کا فیصلہ ہے جس میں مرد اور عورت عقدِ نکاح کے ذریعہ بندھ گئے تھے۔ نیز طلاق دینے کا مطلب چند در چند مسائل کو دعوت دینا ہے۔ مثلاً:-

(۱) شوہر اور بیوی کے گہرے میل ملاپ کے بعد جدائی دونوں کے لئے سخت ذہنی کوفت اور پریشانی کا باعث بن جاتی ہے۔ اور دل زخمی ہو جاتے ہیں۔ گویا طلاق وہ آپریشن ہے جو جڑے ہوئے دو دلوں کو الگ کرتا ہے۔ جبکہ آپریشن آدمی مجبوری ہی کے حالت میں کرتا ہے۔ اسے پسندیدہ کوئی بھی نہیں سمجھتا۔ اس لئے یہ آپریشن شدید ضرورت کے بغیر نہیں کرنا چاہئے۔

(۲) عورت کیلئے دوسرے نکاح کا مسئلہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اور ہمارے موجودہ معاشرہ میں کم ہی لوگ اس بات کے لئے آمادہ ہو جاتے ہیں کہ مطلقہ عورتوں سے نکاح کریں۔ نتیجہ یہ کہ ایسی عورتوں کو بغیر نکاح کے زندگی گزارنا پڑتی ہے۔

نزول قرآن کے زمانہ میں مطلقہ عورتوں سے نکاح کو معیوب نہیں سمجھا جاتا تھا۔ لیکن ہماری موجودہ سوسائٹی میں اسے معیوب خیال کیا جاتا ہے۔ اس لئے طلاق کی صورت میں عورتوں کو غیر معمولی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

(۳) عورت کے لئے گزر بسر کا مسئلہ پیدا ہو جاتا ہے۔ موجودہ تمدن نے رہائش کے مسئلہ کو اتنا مشکل بنا دیا ہے کہ کسی فرد کے رہائش کا انتظام کرنا آسان نہیں رہا۔

عورت خواہ میکے چلی جائے یا بھائی کے گھر چلی جائے، بڑے شہروں میں جہاں بالعموم ایک خاندان ایک کمرہ کی زندگی گذارنے کے لئے مجبور ہے، مزید گنجائش پیدا کرنا مشکلات میں اضافہ کا باعث ہے۔ اس پر مزید پریشانی کا باعث ہے عورت کے نفقہ کا مسئلہ ہے کہ کون خرچ برداشت کرے اور کیسے کرے۔ اگرچہ کہ شریعت نے اس کے نفقہ کی ذمہ داری قریب ترین عزیزوں پر ڈالی ہے۔ لیکن موجودہ معاشرہ میں جبکہ لوگوں میں فرض شناسی نہیں رہی ہے اور حقوق کی ادائیگی کے معاملہ میں بے پروائی برتی جاتی ہے، عورت کو اپنے نفقہ کے لئے مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

یہی وہ صورتِ حال ہے جس سے غلط فائدہ اٹھا کر شریعت بیزار لوگ اسلام کے نفقہ کے قانون کو بدلنے کے درپے ہوگئے ہیں۔ لہٰذا مسلمانوں کو یہ احساس ہونا چاہئے کہ موجودہ زمانہ میں طلاق کس قسم کی مشکلات پیدا کرتی ہے اور اس کے کیا اثرات معاشرہ پر مرتب ہوتے ہیں۔

(۴) اولاد ہونے کی صورت میں اس کی پرورش کا مسئلہ بھی کھڑا ہو جاتا ہے۔ اول تو ماں باپ کی جدائی کا اثر بچوں کی نفسیات پر اچھا نہیں پڑتا۔ مزید یہ کہ بچوں کو ماں کے سپرد کرنے کا مسئلہ اکثر نزاعی بن جاتا ہے۔ ان وجوہ واسباب کی بنا پر طلاق کو ایک ناپسندیدہ چیز ٹھہرایا گیا ہے۔ حدیث میں آتا ہے:-

اَبْغَضُ الْحَلَالِ اِلَی اللّٰہِ الطَّلَاق "اللہ کے نزدیک حلال چیزوں میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ چیز طلاق ہے۔" (ابوداؤد)

طلاق کے معاملہ میں بے راہ روی

واقعہ یہ ہے کہ لوگ طلاق کے معاملہ میں بہت زیادہ غیر محتاط ہوگئے ہیں۔ بے سوچے سمجھے طیش میں آکر طلاق دے دینا، طلاق دینے کے بعد بھی مہر ادا نہ کرنا، بیک وقت تین طلاق دینا، اس کے بعد حلالہ کرانے کا غیر شرعی طریقہ اختیار کرنا، ایسی خرابیاں ہیں، جن کی اصلاح کی طرف فوری توجہ کی ضرورت ہے۔

اسلام نے مرد کو طلاق کا جو اختیار دیا ہے اس کو اندھا دھند طریقہ پر استعمال کرنا بڑی

غیر ذمہ دارانہ بات ہے۔

طلاق سے پہلے اصلاح کی تدبیریں

اگر مرد عورت کے درمیان شکوہ شکایت کی صورت پیدا ہوئی ہو اور نباہ مشکل ہو رہا ہو، تو اس صورت میں اسلام کی ہدایت یہ ہے کہ طلاق کا فیصلہ فوراً نہ کر لیا جائے، بلکہ اصلاح کی پوری کوشش کی جائے اور ضروری ہو تو تادیب کا مناسب طریقہ اختیار کیا جائے۔ اس سلسلہ میں قرآن نے جن تدابیر کو اختیار کرنے کی ہدایت کی ہے وہ یہ ہیں:-

وَالّٰتِیْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَیْهِنَّ سَبِیْلًا اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِیًّا كَبِیْرًا ۔ (سورہ نساء۔ ۳۴)

”جن عورتوں سے تمہیں سرتابی کا اندیشہ ہو ان کو سمجھاؤ (اگر نہ سمجھیں تو) خوابگاہ میں ان کو تنہا چھوڑ سکتے ہو اور (ضرورت محسوس ہو تو تادیب کیلئے) ان کو مار بھی سکتے ہو۔ پھر اگر وہ تمہاری اطاعت کرنے لگیں تو ان کے خلاف کوئی بہانہ نہ ڈھونڈو۔ یقین جانو اللہ بہت بلند اور بہت بڑا ہے۔“

اس آیت میں شوہر کو عورتوں کی نافرمانی کی صورت میں تین تدبیریں اختیار کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ ایک یہ کہ فہمائش کی جائے۔ یعنی ایسی باتیں کی جائیں جو قلب و ذہن کو اصلاح قبول کرنے پر آمادہ کر سکے۔ اگر اس میں کامیابی نہ ہو تو دوسری صورت یہ اختیار کی جائے کہ ان کو ان کے بستروں پر علیحدہ چھوڑ دیا جائے، تاکہ بیوی پر شوہر کی ناراضگی کا اظہار ہو۔ اگر یہ تدبیر بھی کارگر نہ ہو تو پھر مارنے کے لئے ہاتھ اٹھایا جاسکتا ہے۔ لیکن یہ مارنا غصہ جھاڑنے کیلئے نہیں بلکہ تادیب و اصلاح کی غرض سے ہونا چاہیئے اور وہ بھی ہلکے ہاتھ سے۔ بے جا تشدد اور ظالمانہ طریقہ سے عورت کو مارنے کی سخت ممانعت ہے۔ حدیث میں ارشاد ہوا ہے۔

وَلَا تَضْرِبِ الْوَجْهَ وَلَا تُقَبِّحْ وَلَا تَهْجُرْ اِلَّا فِی الْبَیْتِ۔ (ابوداؤد)

”چہرہ پر مت مارو۔ برا بھلا نہ کہو اور اسے الگ نہ چھوڑو الّا یہ کہ یہ علیحدگی گھر کے اندر ہو۔“

ایک دوسری حدیث میں ہے:-

فَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْبًا غَیْرَ مُبَرِّحٍ ۔ (مسلم)

”ان کو مارو، مگر اس طرح نہیں کہ وہ سخت اور تکلیف دہ ہو۔“ (مسلم)

مرد کو یہ اختیار دراصل عورت کو اخلاقی حدود میں رکھنے اور گھر کے نظام کو درست رکھنے کے لئے دیا گیا ہے۔ اس کا منشاء یہ ہرگز نہیں کہ ذرا ذرا سی بات پر مرد عورت کو پیٹنے لگے۔ اور اس اختیار کو من مانے طریقہ پر استعمال کرنے لگے۔ اس تیسری تدبیر کے بعد بھی اگر اصلاح کی صورت نہ نکل سکے اور کشیدگی بڑھ ہی رہی ہو، تو پھر ایک اور تدبیر کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اور وہ ہے حَکَم یعنی پنچ کے ذریعہ مصالحت کی کوشش۔

وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَیْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا اِنْ یُّرِیْدَآ اِصْلَاحًا یُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَیْنَهُمَا اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِیْمًا خَبِیْرًا۔ (سورہ نساء۔ ۳۵)

”اور اگر تمہیں میاں بیوی کے درمیان افتراق کا اندیشہ ہو، تو ایک حَکَم (پنچ) مرد کے متعلقین میں سے اور ایک حَکَم (پنچ) عورت کے متعلقین میں سے مقرر کرو۔ اگر دونوں صلح کرانا چاہیں گے تو اللہ دونوں (زوجین) کے درمیان موافقت پیدا کر دیگا۔ اللہ سب کچھ جاننے والا اور ہر بات کی خبر رکھنے والا ہے۔“

یعنی معاملہ جدائی کی حد تک پہنچ رہا ہو تو طلاق دینے میں جلدی نہ کی جائے، بلکہ اب بھی ایک تدبیر اور کر دیکھی جائے۔ اور وہ یہ کہ شوہر اور بیوی دونوں کے رشتہ داروں میں سے ایک ایک پنچ مقرر کیا جائے اور یہ دونوں صلح و صفائی کی کوشش کریں۔ اگر خلوص کے ساتھ یہ کوشش کی گئی تو اللہ تعالیٰ موافقت کی صورت ضرور پیدا فرمائے گا۔ عدالت کے مقابلہ میں پنچ کا یہ طریقہ اس لئے بھی مناسب ہے کہ پنچ جب دونوں خاندانوں کے بزرگوں پر مشتمل ہوگا، تو اس میں مصالحت کا زیادہ امکان ہے۔ نیز اس کے ذریعہ میاں بیوی کے مسائل کو منظر عام پر آنے سے بھی بچایا جاسکے گا۔

طلاق کس طرح دی جائے

یہ آخری تدبیر بھی اگر بے اثر رہی اور نباہ کی کوئی صورت نکل نہ سکی، تو مرد اپنے طلاق کے اختیار کو استعمال کرسکتا ہے۔اور معلقہ بنائے رکھنے کے مقابلہ میں، تو عورت کو قیدِ نکاح سے آزاد کرنا ہی بہتر ہے۔ اسلام نے طلاق کی راہ اس لئے کھلی رکھی ہے کہ مرد کے لئے پاکیزہ زندگی گذارنے اور اخلاقی حدود کی پابندی کرنے میں کوئی رکاوٹ نہ رہے۔اسی طرح عورت کو بھی خلع کا، نیز عدالت کے ذریعہ نکاح فسخ کرانے کا حق دیا گیا ہے، تاکہ وہ بھی دینی واخلاقی حدود کو قائم رکھ سکے۔

طلاق کا فیصلہ کرنے کی صورت میں مرد کو چاہیئے کہ طلاق دینے کا شرعی طریقہ اختیار کرے۔اور بہتر یہ ہے کہ طلاق نامہ لکھ دے۔طلاق دینے کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ:۔

(۱) طلاق حالتِ طُہر (یعنی ماہواری کے بعد پاکی کی حالت) میں دی جائے، جس میں صحبت نہ کی ہو۔

ایامِ ماہواری میں طلاق دینے کی حدیث میں ممانعت آئی ہے۔اور اس کی مصلحت یہ ہے کہ ماہواری میں عورت کی طرف رغبت نہیں ہوتی۔اور طُہر (پاکی) کی حالت میں اس کا امکان ہے کہ شوہر کا دل بیوی کی طرف راغب ہو اور وہ طلاق دینے کا خیال ترک کردے۔

(۲) صرف ایک طلاق دی جائے۔یعنی شوہر بیوی سے کہے کہ ''میں نے تجھے طلاق دی''۔ اس میں کسی عدد کا ہرگز اضافہ نہ کرے۔

اگر طلاق نامہ لکھا جارہا ہو، تو اس میں ایک طلاق (رجعی) کی صراحت کی جائے۔

(۳) طلاق دو صاحبِ عدل گواہوں کی موجودگی میں دی جائے۔

سورۂ طلاق میں ارشاد ہوا ہے:۔ وَاَشْهِدُوْا ذَوَیْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ ۔

''اپنے میں دو عدل آدمیوں کو گواہ بنالو۔'' (سورۂ طلاق۔۲)

(۴) طلاق دینے کے بعد عورت کو عدت گذارنی ہوگی۔عدت وہ مدت ہے جس میں عورت

دوسرا نکاح نہیں کرسکتی۔اور شوہر پر لازم ہے کہ وہ عدت ختم ہونے سے پہلے اسے گھر سے نہ نکالے اور اس کے نان نفقہ کا انتظام کرے۔اسی طرح عورت پر بھی لازم ہے کہ وہ عدت شوہر کے گھر میں گذارے۔عدت تین حیض (ماہواری) ہے۔قرآن میں ارشاد ہوا ہے:۔

وَالْمُطَلَّقٰتُ یَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ۔ (سورۂ بقرہ۔۲۲۸)

'' اور جن عورتوں کو طلاق دی گئی ہو، وہ تین حیض تک اپنے آپ کو روکے رکھیں۔''

جب تیسرا حیض ختم ہوجائے تو عدت ختم ہوجاتی ہے۔اور اگر ایام نہ آتے ہوں تو تین قمری ماہ ہے۔یعنی جس دن سے طلاق دی ہو اس دن سے تین قمری ماہ گزرنے تک کی مدت۔

وَالّٰٓـِٔیْ یَئِسْنَ مِنَ الْمَحِیْضِ مِنْ نِّسَآئِكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُاَشْهُرٍوَّالّٰٓـِٔیْ لَمْ یَحِضْنَ ۔ (سورہ طلاق۔۴)

''اور تمہاری عورتوں میں سے جو حیض سے مایوس ہوچکی ہوں، اگر تمہیں شبہ ہے تو ان کی عدت تین مہینے ہے۔اور جن کو حیض نہیں آیا ان کی عدت بھی یہی ہے۔'' (سورۂ طلاق۔۴)

اگر عورت حاملہ ہے تو اس کی عدت وضعِ حمل (زچگی) ہے۔

وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ یَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ۔ (سورۂ طلاق۔۴)

''اور حاملہ عورتوں کی عدت وضعِ حمل ہے۔''

(۵) عدت کے دوران مرد رجوع کرسکتا ہے۔ رجوع پر دو صاحب عدل آدمیوں کو گواہ بنالیا جائے۔

(۶) اگر رجوع نہیں کیا تو عدت گذرتے ہی عورت مرد سے جدا ہوجائے گی۔لیکن یہ ایک طلاق (بائن) ہوگی۔اس کے بعد اگر مرد اور عورت دونوں چاہیں تو دوبارہ نکاح کرسکتے ہیں۔یعنی عدت گذرنے پر مرد کو رجوع کا حق تو نہیں رہا۔البتہ اگر مرد عورت کو واپس لانا چاہتا ہے تو اس کے لئے یہ موقع ہے، کہ وہ عورت کی رضامندی سے دوبارہ اس سے نکاح کرسکتا ہے۔

قرآن وسنت کی رو سے طلاق کا یہ صحیح اور بہتر طریقہ ہے۔اس صورت میں مرد کو غور وفکر کا کافی

موقع مل جاتا ہے اور پچھتانے کی نوبت نہیں آتی۔ فقہاء نے ایسی طلاق کو، جو ایک ہو اور طہر کی حالت میں بغیر مباشرت کے دی ہو اور دورانِ عدت دوسری اور تیسری طلاق کا اضافہ نہ کیا ہو، بلکہ ایک طلاق دیکر عدت پوری کرنے کے لئے چھوڑ دیا ہو، طلاقِ سنت سے تعبیر کیا ہے۔

مغنی میں ہے: **وطلاق السنة ان يطلقها طاهرامن غير جماع واحدة ثم يدعها حتى تنقضى عدتها۔** (مغنی ابن قدامہ ج ۴ ص ۹۸)

’’طلاقِ سنت یہ ہے کہ عورت کو طہر کی حالت میں جس میں جماع نہ کیا گیا ہو، ایک طلاق دے۔ پھر اس کو اسی حالت میں چھوڑ دے یہاں تک کہ عدت گذر جائے۔‘‘

اور ہدایہ میں ہے: **فالاحسن ان يطلق الرجل امرأته تطليقة واحدةفى طهر لم يجامعها فيه ويتركها حتىٰ تنقضى عدتها لان الصحابة رضى الله عنهم كانوايستحبون ان لا يزيدوا فى الطلاق على واحدة حتى تنقضى العدة۔** (ہدایہ ج ۱ ص ۱۷۹)

’’طلاق کا سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ مرد اپنی بیوی کو ایک طلاق دے۔ اور وہ بھی اس وقت جبکہ عورت طہر کی حالت میں ہو۔ اور اس نے اس حالت میں مجامعت نہ کی ہو۔ پھر اسی حالت میں اسے چھوڑ دے یہاں تک کہ عدت پوری ہو جائے۔ یہ طریقہ اس لئے بہتر ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنھم اسی کو پسند کرتے تھے، کہ ایک طلاق سے زیادہ نہ دیں یہاں تک کہ عدت پوری ہو جائے۔‘‘

دوسری طلاق کب دی جائے

دوسری طلاق کسی دوسرے موقع پر دینے کیلئے ہے۔ یعنی اگر شوہر نے ایک طلاق دینے کے بعد رجوع کر لیا تھا۔ لیکن باوجود کوشش کے نباہ نہ ہوسکا، تو پھر وہ اس طریقہ پر جس کا ذکر اوپر ہوا دوسری طلاق دے سکتا ہے۔ جس کے بعد عورت کو پھر عدت گذارنی ہوگی۔ اس عدت کے دوران مرد چاہے تو پھر رجوع کر سکتا ہے اور اگر عدت گذر گئی تو عورت کی رضا مندی سے شوہر دوبارہ نکاح کر سکتا ہے۔

جن طلاقوں میں مرد کو رجوع کا حق ہوتا ہے وہ پہلی اور دوسری مرتبہ دی گئی طلاقیں ہیں۔ یعنی دو موقعوں پر دی گئی طلاقیں۔ قرآن کریم میں فرمایا گیا ہے:۔

اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ فَاِمۡسَاکٌۢ بِمَعۡرُوۡفٍ اَوۡتَسۡرِیۡحٌۢ بِاِحۡسَانٍ (سورۃ بقرہ۔ ۲۲۹)

’’طلاق دو مرتبہ ہے پھر یا تو بھلے طریقہ سے عورت کو روک لیا جائے یا خوبصورتی کے ساتھ رخصت کر دیا جائے۔‘‘

تیسری طلاق کب دی جاسکتی ہے

اگر دوسری مرتبہ طلاق دینے کے بعد شوہر نے رجوع کر لیا، پھر کوشش کے باوجود نباہ نہ ہوسکا اور وہ طلاق دینا چاہتا ہے، تو اسے اب پہلے سے کہیں زیادہ سوچ سمجھ کر فیصلہ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ تیسری مرتبہ کی طلاق ہے، جس میں نہ مرد کو رجوع کا حق ہے اور نہ عدت گذر جانے پر دوبارہ نکاح ہی ہوسکتا ہے۔ تاوقتیکہ عورت دوسرے شوہر سے نکاح نہ کرلے۔

قرآن میں ارشاد ہوا ہے:۔

فَاِنۡ طَلَّقَهَافَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنۡۢ بَعۡدُ حَتّٰى تَنۡكِحَ زَوۡجًا غَيۡرَهٗ ۔ (سورۃ بقرہ۔ ۲۳۰)

’’پھر (یعنی ان دو مرتبہ کی طلاقوں کے بعد) اگر اس نے (تیسری مرتبہ) طلاق دی، تو وہ عورت اس کے لئے جائز نہیں ہوگی، جب تک کہ وہ عورت دوسرے شوہر سے نکاح نہ کرلے۔‘‘

تیسری مرتبہ کی اس طلاق کے احکام بہت سخت ہیں اور اس کو طلاق مغلظہ بائنہ کہتے ہیں۔ یہ طلاق نہ صرف بائن (جدا کرنے والی) (**Irrevocable**) ہے بلکہ ساتھ ہی ایسی سخت (**Absolute**) ہے، کہ مرد اور عورت باہم اپنی رضا مندی سے تجدید نکاح نہیں کر سکتے، تاوقتیکہ عورت دوسرے شوہر سے نکاح نہ کرلے۔ اور وہ اپنی مرضی سے (نہ کہ پہلے سے سوچے سمجھے منصوبہ کے تحت) اسے طلاق نہ دیدے۔ یا اس کا انتقال نہ ہوجائے۔ اگر یہ دوسرا شوہر اتفاق سے اسے طلاق دے دیتا ہے یا اس کا انتقال ہوجاتا ہے اور یہ عورت اپنے پہلے شوہر کے پاس آنا چاہتی ہے تو اس کے ساتھ نیا نکاح کر سکتی ہے۔

طلاق دینے کا غلط طریقہ

عام طور سے لوگ شرعی احکام سے ناواقفیت کی بناپراور جذبات سے مغلوب ہوکر، بیک وقت تین طلاقیں دے ڈالتے ہیں اور بعد میں پچھتانے لگتے ہیں۔طلاق دینے کا یہ طریقہ خلافِ سنت ہے۔اس لئے ایسی طلاق کوطلاق بدعت کہتے ہیں۔بیک وقت تین طلاقیں دینے سے ایک ہی طلاق پڑتی ہے یا تین،اس میں علماء کے درمیان اختلاف ہے۔اس لئے سلامتی کی راہ یہی ہے کہ مرد اکٹھی تین طلاقیں نہ دے۔عام طور سے لوگ اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ ’’تین طلاق‘‘ کہے بغیر طلاق واقع ہی نہیں ہوتی۔اور بعض قاضی حضرات بھی طلاق نامہ میں ’’تین طلاق‘‘ لکھ دیتے ہیں۔لیکن یہ طریقہ بالکل غلط ہےاورضروری ہے کہ اس کی اصلاح کی جائے۔

شرعی قوانین سے مسلمانوں کی بے پرواہی

قرآن میں طلاق کے احکام بیان کرنے کے بعد خاص طور سے ہدایت کی گئی ہے کہ:۔

وَلَاتَتَّخِذُوْآ اٰیٰتِ اللہِ ھُزُوًا۔ (سورۂ بقرہ۔۲۳۱)

’’اللہ کی آیات (احکام) کومذاق نہ بناؤ۔‘‘(سورۂ بقرہ۔۲۳۱)

وَتِلْکَ حُدُوْدُاللہِ وَمَنْ یَّتَعَدَّحُدُوْدَاللہِ فَقَدْظَلَمَ نَفْسَہٗ۔(سورۂ طلاق۔۱)

’’یہ اللہ کی مقرر کی ہوئی حدیں ہیں اور جوکوئی اللہ کی حدوں سے تجاوز کرے گا وہ اپنے نفس پرظلم کریگا۔‘‘

اورسورۂ طلاق کے اخیر میں اللہ کے حکم سے سرتابی کرنے والوں کوعذاب کی سخت وعید سنائی گئی ہے۔ان تمام تنبیہات کے باوجود آج مسلمانوں کا حال یہ ہے کہ ان کی بڑی تعداد شرعی احکام کی خلاف ورزی کرتی ہے۔اور ایک طبقہ تو کھلے بندوں شرعی قوانین کا مذاق اڑاتا ہے۔اوران کوختم کرنے کے درپے ہے۔حالانکہ ایک مسلمان اپنے رب سے عہد کرچکاہوتا ہے کہ وہ اس کے بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق زندگی گذارے گااوراس کے دین وشریعت کو بلند رکھے گا۔پھرآج خودمسلمانوں کے ہاتھوں شرعی قوانین کی یہ بے حرمتی کیسی!

شادی کے شرعی اور غیر شرعی طریقے

تالیف : شمس پیر زادہؒ

اسراف اور فضول خرچی ،ڈیکوریشن، جہیز، ریکارڈنگ ، اختلاطِ مرد و زن،فوٹوگرافی ، تحفے تحائف،مہر، ولیمہ، رہائش کا مناسب انتظام جیسے موضوعات پر اصلاحی انداز میں مدلل گفتگو۔۔۔۔۔۔طباعت عمدہ۔

صفحات: ۳۶ قیمت: ۱۴/-

ادارہ دعوۃ القرآن

۵۹/محمد علی روڈ ممبئی ۴۰۰۰۰۳ ☆ فون: ۲۳۴۶۵۰۰۵

ساتواں ایڈیشن: جنوری ۲۰۱۴ء تعداد : ۲۰۰۰

قیمت: 6/-

زیراہتمام: محمد صدیق قریشی
Pixel Arts
Mobail : 9820790615
Printed at : Fatima Printers
Tilak Nagar , Saki Naka Mumbai 400070